8نومبر 1963

ازعدالت عظمیٰ

جنرل مینیجر، بھیلائی اسٹیل پروجیکٹ، بھیلائی

بنام

اسٹیل ورکرز یونین، بھوپال اور دیگران

(پی۔بی۔گجیندر گڈکر، کے۔این۔وانچواور کے۔سی۔داس گپتا جسٹسز)

حکم برقرار–تصدیق–تصدیق آفیسر کا دائرہ اختیار–صنعتی ملازمت (حکمہ برقرار) ایکٹ، (1946 کا ایکٹ نمبر 20)–مدھیہ پردیش صنعتی کارکنان (حکم برقرار) ایکٹ (1959 کا ایم پی ایکٹ نمبر 19)–مدھیہ پردیش صنعتی کارکنان (حکم برقرار) ایکٹ (1961 کا ایم پی ایکٹ نمبر 26)–مدھیہ پردیش صنعتی کارکنان (حکم برقرار) ایکٹ (1962 کا ایم پی ایکٹ نمبر 5) مدھیہ پردیش عام شق ایکٹ (1958 کا ایم پی ایکٹ نمبر 3) دفعہ 25–سی پی اینڈ بیرار صنعتی تنازعہ اینڈ سیٹلمنٹ ایکٹ (1947 کا نمبر 22)۔

اپیل کنندہ نے صنعتی ملازمت (حکمہ برقرار) ایکٹ، 1946 کے تحت تصدیق ڈرافٹ حکم برقرار کے لیے 9 جون 1960 کو تصدیق آفیسر کو پیش کیا۔جواب دہندگان نے اعتراض اٹھایا کہ تصدیق کنندہ افسر کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے کیونکہ مدھیہ پردیش صنعتی کارکنان (حکم برقرار) ایکٹ، 1959 اس صنعت پر لاگو ہوتا ہے اور صنعتی ملازمت (حکم برقرار) ایکٹ، 1946۔اس اعتراض کو مسترد کرتے ہوئے تصدیق شدہ آفیسر نے 6 اگست 1962 کو ڈرافٹ حکم برقرار کی تصدیق کی۔مدعاعلیہان نے صنعتی عدالت، مدھیہ پردیش میں اپیل کی جس نے اعتراض کو برقرار رکھا اور تصدیقکے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کالعدم قرار دے دیا۔خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل میں :

منعقد: اگرچہ 9 جون 1960 کو جب صنعتی ملازمت (حکم برقرار) ایکٹ 1946 کے تحت سرٹیفائنگ آفیسر کو حکم برقرار کا مسودہ پیش کیا گیا تھا، تصدیق شدہ آفیسر کے پاس ان سے نمٹنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا، افسر نے 6 اگست 1962 سے پہلے اس معاملے میں دائرہ اختیار حاصل کرلیا تھا جب اس نے حکم برقرار کی تصدیق کرنے والا حکم منظور کیا تھا۔تصدیقکو محض اس وجہ سے کالعدم نہیں ٹھہرایا جاسکتا کہ جس تاریخ کو آرڈر جمع کرائے گئے تھے، اس تاریخ کو سرٹیفائنگ آفیسر کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا۔افسر کے معاملے میں دائرہ اختیار حاصل کرنے کے فوراً بعد درخواست کی تجدید سمجھی جانی چاہیے اور اس طرح کہ دائرہ اختیار تصدیق کی تاریخ تک جاری رہے، تصدیق بھی دائرہ اختیار اور پابند کے ساتھ ہوگی۔

میونسپل بورڈ، پشکر بمقابلہ اسٹیٹ ٹرانسپورٹ اتھارٹی، راجستھان، [1963] ضمیمہ 2 ایس سی آر 373، اس کے بعد آیا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1963: کا سول اپیل نمبر 764 سے 766۔

اندور میں صنعتی عدالت مدھیہ پردیش کے 16 نومبر 1962 کے حکم سے بالترتیب اپیل نمبر
4/E.S.O./1962 میں خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل 2/E.S.O./1962,3/E.S.O./1962 اور 4/E.S.O./1962۔

اپیل گزاروں کی طرف سے ایس وی گپٹے، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، وائی کمار اور آر ایچ دھیبر۔

آئی این شراف، مدعا علیہ نمبر 3 کے لیے (سی اے نمبر 746/ 63 میں)۔

ایم کے راما مورتی، آر کے گرگ، ایس سی اگروال اور ڈی پی سنگھ، مدعا علیہ نمبر 1 کے لیے (سی اے نمبر 756/ 63 میں)

8 نومبر 1963۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

داس گپتا۔ جے۔ – یہ تین اپیلیں صنعتی کورٹ، مدھیہ پردیش کے حکم کے خلاف دی گئی ہیں، ایک حکم سے تین اپیلوں میں ایک مسٹر آئی بی سانیال، تصدیق شدہ آفیسر تھے، صنعتی ملازمت (حکم برقرار) ایکٹ، 1946 کے تحت، اس کے بعد کہا جائے گا۔ "سنٹرل اسٹینڈنگ آرڈرز ایکٹ۔" 6 اگست 1962 کو کیے گئے اس حکم کے ذریعے مسٹر سانیال نے جنرل مینیجر، بھیلائی اسٹیل پروجیکٹ، مدھیہ پردیش کے ذریعہ پیش کیے گئے حکم برقرار کے مسودے کی تصدیق کی تھی۔ کئی یونینوں کی جانب سے، جن میں تین یونینیں شامل ہیں، جو ہمارے سامنے جواب دہندگان ہیں، ایک اعتراض اٹھایا گیا کہ مسٹر سانیال کے پاس حکم برقرار کی تصدیق کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے جیسا کہ مدھیہ پردیش صنعتی کارکنان (حکم برقرار) ایکٹ، 1959 پر لاگو کیا گیا تھا۔ یہ صنعت نہ کہ سنٹرل حکم برقرار ایکٹ۔ مسٹر سانیال نے اس اعتراض کو رد کر دیا اور اپنا حکم نامہ پاس کر دیا، جیسا کہ پہلے ہی کہا جا چکا ہے، 6 اگست 1962 کو مسودہ کے حکم برقرار کی تصدیق کرتا ہے۔ صنعتی عدالت، مدھیہ پردیش، جس میں یونینوں نے تصدیق کے حکم کے خلاف اپیل کی، تاہم کہا کہ مسٹر سانیال کے پاس حکم برقرار کی تصدیق کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا اور یہ لیبر کمشنر، مدھیہ پردیش تھا، جو ان کی تصدیق کرنے کے مجاز تھے۔ اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے صنعتی عدالت نے سرٹیفائنگ آفیسر کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے، دائرہ اختیار کے بغیر رکھا۔ اس حکم کے خلاف ہے کہ موجودہ اپیلیں اس عدالت کی خصوصی رخصت حاصل کرنے کے بعد دائر کی گئی ہیں۔

ہمارے سامنے، یہ اب متنازعہ نہیں ہے کہ 9 جون 1960 کو جب سنٹرل حکم برقرار ایکٹ کے تحت تصدیق شدہ آفیسر کو حکم برقرار کا مسودہ پیش کیا گیا تھا کہ افسر کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا اور لیبر کمشنر، مدھیہ پردیش کے پاس ان کی تصدیق کرنے کا دائرہ اختیار تھا۔ تاہم ہمارے سامنے یہ زور دیا گیا ہے کہ جس تاریخ کو مسٹر سنیل نے حکم برقرار کی تصدیق کرتے ہوئے اپنا حکم دیا تھا اس سے بہت پہلے سنٹرل حکم برقرار ایکٹ مدھیہ پردیش صنعتی ملازمت (حکم برقرار) ایکٹ کو خارج کرنے کے لیے اس صنعت پر لاگو ہو گیا تھا، اور اس لیے تصدیقکو دائرہ اختیار کے بغیر نہیں رکھا جا سکتا تھا۔ ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اگر سنٹرل حکم برقرار ایکٹ کے تحت تصدیق آفیسر کے طور پر مسٹر سنیل نے تصدیقکی اصل تاریخ سے پہلے دائرہ اختیار حاصل کر لیا تھا تو تصدیق کو محض اس وجہ سے کالعدم

نہیں ٹھہرایا جاسکتا کہ جس تاریخ کو اس کے سامنے آرڈر جمع کیے گئے تھے اس تاریخ پر اس کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا۔ (میونسپل بورڈ، پشکر بمقابلہ اسٹیٹ ٹرانسپورٹ اتھارٹی، راجستھان اور دیگر (1)۔ قانونی حیثیت یہ ہے کہ حکم برقرار کی تصدیق کے لیے درخواست، اگرچہ اس وقت غلط تھی کیونکہ افسر کے پاس ان سے نمٹنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا، لیکن جب اس نے دائرہ اختیار حاصل کیا تو یہ ایک درست درخواست بن گئی۔ معاملے کو دوسرے انداز میں پیش کرنے کے لیے، افسر کے معاملے میں دائرہ اختیار حاصل کرنے کے فورا بعد درخواست کی تجدید سمجھی جانی چاہیے اور اس طرح، وہ دائرہ اختیار تصدیق کی تاریخ تک جاری رہنے کے بعد، تصدیق بھی دائرہ اختیار اور پابند کے ساتھ ہوگی۔ اس لیے جو سوال جانچنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ کیا تصدیق کی تاریخ یعنی 6 اگست 1962 سے پہلے، سنٹرل حکم برقرار ایکٹ کے تحت تصدیق کرنے والا افسر بھیلائی اسٹیل پروجیکٹ کے لیے حکم برقرار کی تصدیق کرنے کا اہل ہو گیا تھا۔

اس سوال کا جواب اس بات پر منحصر ہے کہ آیا اس تاریخ کو، یعنی 6 اگست 1962 کو سینٹرل حکم برقرار ایکٹ یا مدھیہ پردیش صنعتی ملازمت حکم برقرار ایکٹ بھیلائی اسٹیل انڈسٹری پر لاگو ہوا۔ سنٹرل ایکٹ، صنعتی ملازمت حکم برقرار ایکٹ، 1946 23 اپریل 1946 کو نافذ ہوا۔ اس کے فوراً بعد سی پی اینڈ بیرار اطلاعات اینڈ سیٹلمنٹ ایکٹ 1947 نافذ کیا گیا۔ یہ پورے مدھیہ پردیش تک پھیل گیا۔ ایکٹ کی دفعہ 2 سے 61 مدھیہ پردیش کی تمام صنعتوں میں نافذ ہوئی سوائے اطلاعات میں بیان کردہ کچھ صنعتوں کے جو ان دفعات کو نافذ کرتی ہیں۔ اس اطلاعات کی تاریخ 20 نومبر 1947 تھی۔ 22 جولائی 1958 کے ایک مزید اطلاعات کے ذریعے اس پہلے اطلاعات میں ترمیم کی گئی۔ اس ترمیم کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایکٹ کی دفعہ 2 سے 61 یکم اگست 1958 سے بھیلائی میں اسٹیل انڈسٹری پر لاگو ہوئی۔ 1959 میں مدھیہ پردیش مقننہ نے ایک علیحدہ ایکٹ، ایکٹ نمبر۔ 1959 کا XIX صنعتی کارکنوں کے لیے حکم برقرار سے متعلق معاملات سے نمٹتا ہے۔ اس نے سی پی اینڈ بیرار صنعتی تنازعہ اینڈ سیٹلمنٹ ایکٹ 1947 کی دفعہ 30 کو منسوخ کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ 1959 کے ایکٹ XIX کے نافذ ہونے کی تاریخ سے، یعنی 31 دسمبر 1960 کو سی پی اینڈ بیرار صنعتی تنازعہ اینڈ سیٹلمنٹ ایکٹ 1947 کی دفعہ 30 مدھیہ پردیش میں اب نافذ نہیں تھی۔

حکم برقرار کی تصدیق کے حوالے سے 1959 کے ایکٹ XIX کی دفعات بھیلائی پر بھی لاگو نہیں تھیں کیونکہ اس ایکٹ کی دفعہ 1، ذیلی دفعہ 3 میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ ایکٹ ہر صنعتی اسٹیبلشمنٹ پر لاگو ہوتا ہے جس میں 20 یا اس سے زیادہ کارکن ملازم تھے اور دوسرے صنعتی اداروں کے ایسے طبقے یا طبقات کے لیے جو ریاستی حکومت اطلاعات کے ذریعے متعین کر سکتی ہے، ان الفاظ میں ایک شرط کے تابع کیا گیا تھا:

"بشرطیکہ یہ مرکزی حکومت یا ریلوے انتظامیہ یا کانوں یا تیل کے کھیتوں کے زیر انتظام کسی صنعتی ادارے پر مرکزی حکومت کی رضامندی کے علاوہ لاگو نہیں ہوگا۔

یہ بات قابل قبول ہے کہ مرکزی حکومت کی یہ رضامندی اس ایکٹ، 1959 کے مدھیہ پردیش ایکٹ XIX کو بھیلائی پر لاگو کرنے کے لیے نہیں دی گئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی، ہمارے سامنے یہ تنازعہ کھڑا نہیں ہے کہ بھیلائی میں اسٹیل انڈسٹری مرکزی حکومت کے زیر اقتدار ایک صنعتی ادارہ تھا۔ جواب دہندگان کی جانب سے ہمارے سامنے پیش ہونے والے فاضل وکیل کی جانب سے یہ تجویز کرنے کی ایک ہلکی سی کوشش کی گئی کہ بھیلائی میں اسٹیل کی صنعت مرکزی حکومت کے کنٹرول میں نہیں تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ مسٹر سنیل یا

صنعتی عدالت کے سامنے ایسی کوئی بات نہیں اٹھائی گئی ہے۔لہذا، ہم نے جواب دہندگان کو یہاں پہلی بار اس نکتے کو اٹھانے کی اجازت نہیں دی۔اس سلسلے میں یہ بھی ذکر کیا جا سکتا ہے کہ مدھیہ پردیش حکومت کی طرف سے 22 جولائی 1958 کو جاری کردہ اطلاعات میں ہی حکومت نے قطعی بیان دیا تھا کہ بھیلائی میں اسٹیل کی صنعت مرکزی حکومت کے اختیار میں چل رہی تھی۔ہم سمجھتے ہیں کہ ان اپیلوں کے مقصد کے لیے یہ فرض کرنا مناسب ہے کہ حکومت مدھیہ پردیش کا یہ بیان درست تھا۔اس لیے یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ بھیلائی اسٹیل انڈسٹری 1959 کے ایکٹ XIX کی دفعہ 1 ذیلی دفعہ 3 کی شق کے معنی میں مرکزی حکومت کے زیر کنٹرول ایک صنعتی ادارہ تھا اور اس کے نتیجے میں مرکزی حکومت کی رضامندی کی عدم موجودگی میں یہ بھیلائی اسٹیل انڈسٹری پر لاگو نہیں ہوا۔ 31 دسمبر 1960 کو اور اس کے بعد، اس لیے نہ تو 1947 کے ایکٹ کی دفعہ 30 اور نہ ہی 1959 کے ایکٹ XIX کا اطلاق بھیلائی اسٹیل انڈسٹری پر ہوا۔اس لیے اس نتیجے سے کوئی بچ نہیں سکتا کہ 31 دسمبر 1960 کو اور اس کے بعد بھیلائی اسٹیل انڈسٹری کو 1946 کے سنٹرل حکم برقرار ایکٹ کے ذریعے حکم برقرار کے معاملے کے حوالے سے زیر انتظام کیا گیا تھا۔

یہ 25 نومبر 1961 تک برقرار رہا جب 1959 کے ایکٹ XIX کو منسوخ کر دیا گیا اور اس کی جگہ 1961 کے مدھیہ پردیش ایکٹ XXVI، مدھیہ پردیش انڈسٹریل اسٹیبلشمنٹ حکم برقرار ایکٹ، 1961 نے لے لی۔ایسا لگتا ہے کہ یہ ایکٹ بھیلائی اسٹیل انڈسٹری پر لاگو ہوتا تھا کیونکہ اس میں 1959 کے ایکٹ کی دفعہ 1 ذیلی دفعہ 3 جیسی کوئی شق شامل نہیں تھی۔تاہم 1961 کے مدھیہ پردیش ایکٹ نمبر XXVI میں 1962 میں مدھیہ پردیش ایکٹ 5 کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی۔اس ترمیم شدہ ایکٹ نے 1961 کے ایکٹ کے دفعہ 2 کے ذیلی دفعہ 1 میں درج ذیل شق کو شامل کیا:

"بشرطیکہ یہ مرکزی حکومت یا ریلوے انتظامیہ یا کان یا تیل کے کھیت کے ذریعے یا اس کے اختیار میں کیے جانے والے کسی ادارے پر لاگو نہیں ہوگا۔

اس کا اثر یہ ہوا کہ 1961 کا ایکٹ XXVI جو 25 نومبر 1961 کو بھیلائی اسٹیل انڈسٹری پر لاگو ہوا، 29 اپریل 1962 کو اور اس سے بھیلائی اسٹیل انڈسٹری پر لاگو ہونا بند ہو گیا جب صدر نے ترمیم شدہ ایکٹ کو منظوری دی۔اس تاریخ کے بعد یہ پوزیشن دوبارہ وہی بن گئی جو 1961 کے مدھیہ پردیش ایکٹ 26 کے نافذ ہونے سے فوراً پہلے تھی۔یعنی، حکم برقرار کے بارے میں مدھیہ پردیش کے قوانین میں سے کوئی بھی بھیلائی اسٹیل انڈسٹری پر لاگو نہیں تھا۔لہذا، 1962 کے مدھیہ پردیش ایکٹ پنجم کے نافذ ہونے کی تاریخ سے بھیلائی اسٹیل انڈسٹری کے سلسلے میں کام کرنے کے لیے سنٹرل حکم برقرار ایکٹ کے لیے میدان کھلا تھا۔

اس لیے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ 6 اگست 1962 سے کچھ عرصہ پہلے جب تصدیق کا حکم منظور کیا گیا تھا، مرکزی حکومت کے حکم برقرار ایکٹ کے تحت تصدیق کرنے والا افسر بھیلائی اسٹیل انڈسٹری کے لیے حکم برقرار کی تصدیق کرنے کا اہل ہو گیا تھا۔

صنعتی عدالت نے اس موقف کا نوٹس لیا کہ حکم برقرار کے معاملے پر 1947 کے ایکٹ کو 1959 کے ایکٹ کے ذریعے 31 دسمبر 1960 سے منسوخ کر دیا گیا تھا۔تاہم یہ رائے تھی کہ 22 جولائی 1958 کے اطلاعات کے حوالے سے 1959 کے ایکٹ میں کوئی مخصوص بچت شق نہ ہونے کی وجہ سے 1947 کا ایکٹ بھیلائی اسٹیل انڈسٹری پر لاگو ہوتا ہے اور اس اطلاعات کو کسی

بھی ذیلی ترتیب کے اطلاعات کے ذریعے ختم نہ کیا گیا ہونے کی وجہ سے یہ مدھیہ پردیش جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 25 کے تحت بھیلائی اسٹیل انڈسٹری کے حوالے سے موثر رہا۔ مدھیہ پردیش جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 25 کے اثر کے اس نظریے پر اس نے اپنے اس نتیجے کی بنیاد رکھی کہ ریاستی ایکٹ بھیلائی اسٹیل انڈسٹری پر لاگو ہوتا رہا۔

ہماری رائے ہے کہ مدھیہ پردیش جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 1947 25 کے ایکٹ کے منسوخ ہونے کے بعد زیر بحث اطلاعات کو محفوظ نہیں کر سکی۔ یہ سیکشن فراہم کرتا ہے!:

"جہاں مدھیہ پردیش ایکٹ کے ذریعے کسی قانون کو ترمیم کے ساتھ یا اس کے بغیر منسوخ اور دوبارہ نافذ کیا جاتا ہے، تب تک جب تک کہ یہ دوسری صورت میں واضح طور پر فراہم نہ کیا جائے، کوئی تقرری، اطلاعات، آرڈر، اسکیم، رول، ریگولیشن، فارم یا منسوخ شدہ قانون کے تحت جاری کردہ یا جاری کردہ ضمنی قانون، جہاں تک یہ دوبارہ نافذ کردہ دفعات سے مطابقت نہیں رکھتا ہے، نافذ رہے گا، اور اس طرح دوبارہ نافذ کردہ دفعات کے تحت بنایا یا جاری کیا گیا سمجھا جائے گا، جب تک کہ اس طرح دوبارہ نافذ کردہ دفعات کے تحت کسی تقرری، اطلاعات، آرڈر، اسکیم، رول، ریگولیشن، فارم یا ضمنی قانون کے ذریعے اس کی جگہ نہ لے لی جائے۔"

ہمیں یہ واضح نظر آتا ہے کہ 1959 کے ایکٹ XIX کی دفعہ 1، ذیلی دفعہ 3 کی شق کا اثر یہ ہے کہ یہ نیا ایکٹ جو دوبارہ نافذ کیا گیا قانون ہے وہ بھیلائی پر لاگو نہیں ہوتا تھا۔ پرانے ایکٹ کے تحت پہلے ہی جاری کردہ اطلاعات واضح طور پر نئی قانون سازی سے مطابقت نہیں رکھتا تھا۔ اس لیے مدھیہ پردیش جنرل کلاز ایکٹ کی دفعہ 25 کا کوئی فائدہ نہیں ہوا اور اس اطلاعات کو محفوظ نہیں کیا جا سکا۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اگرچہ 9 جون 1960 کو جب سنٹرل حکم برقرار ایکٹ کے تحت تصدیق شدہ آفیسر کو حکم برقرار کا مسودہ پیش کیا گیا تو تصدیق شدہ آفیسر کو ان سے نمٹنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا، افسر نے 6 اگست 1962 سے پہلے اس معاملے میں دائرہ اختیار حاصل کر لیا تھا، جب اس نے حکم برقرار کی تصدیق کرنے کا حکم منظور کیا تھا۔

لہذا ہم صنعتی عدالت، مدھیہ پردیش کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں، لیکن چونکہ اس عدالت نے حکم برقرار کی تصدیق کے خلاف یونینوں کی طرف سے ان کی اپیلوں میں اٹھائے گئے دیگر اعتراضات پر غور نہیں کیا ہے، اس لیے ہم ہدایت دیتے ہیں کہ اپیلوں کی سماعت صنعتی عدالت کرے اور میرٹ پر اٹھائے گئے اعتراضات کا فیصلہ کرنے کے بعد قانون کے مطابق نمٹا دیا جائے۔

اسی کے مطابق اپیلوں کی اجازت ہے۔ مقدمے کے خصوصی حالات میں، ہم حکم دیتے ہیں کہ فریقین اس عدالت میں اپنے اخراجات خود برداشت کریں گے۔

اپیلوں کی اجازت ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.06.12 11:28
I attest to the accuracy and integrity of this document